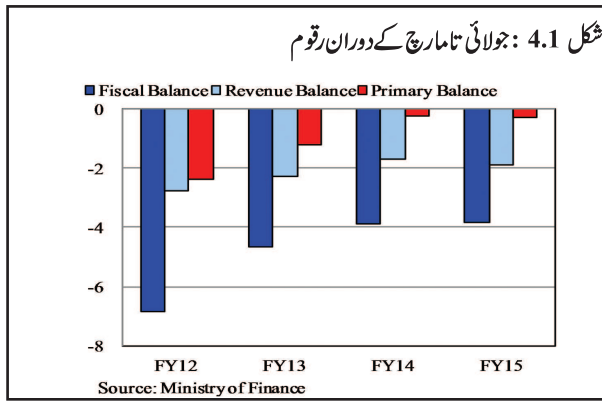


4 مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

4.1 مالیاتی کارروائیاں



جولائی تا مارچ مالی سال 15ء کے دوران میزانی خسارہ جی ڈی پی کا 3.8 فیصد رہا جبکہ گذشتہ سال اسی عرصہ میں یہ 3.9 فیصد تھا (شکل 4.1)۔ اس خسارے میں دو چیزوں کا حصہ تھا، محاصل جمع کرنے میں سست رفتار نمو، اور ترقیاتی اخراجات میں تیزی سے اضافہ۔ ترقیاتی اخراجات میں اضافہ تو حوصلہ افزا ہے تاہم محاصل جمع کرنے میں سست روی تشویش کا باعث ہے۔ مالیاتی استحکام میں مدد دینے کے لیے محاصل جمع کرنے کی زیادہ سنجیدہ کوششوں کی ضرورت ہے۔

محاصل کی مجموعی صورت حال میں مئی 15ء کے پہلے نو ماہ کے دوران 8.3 فیصد کی معقول نمو ہوئی جو گذشتہ سال کی حاصل کردہ نمو کا نصف ہے۔ ٹیکس سسٹم میں ساختی مسائل (مثلاً ٹیکس گزاروں کی کم تعداد اور انتظامی مسائل) برقرار ہیں تاہم تیل کے نرخوں میں تیزی سے کمی نے بھی محاصل پر منفی اثرات ڈالے۔ ایف بی آر جو مجموعی ٹیکسوں کا 80 فیصد سے زائد اکٹھا کرتا ہے، اس بار بھی اپنا ہدف پورا نہیں کر سکا۔¹ مزید برآں، غیر ٹیکس محاصل 2.5 فیصد کم ہو گئے، جس کی پہلے ہی توقع تھی کیونکہ گذشتہ سال ملنے والی بعض یکبارگی وصولیاں اس سال نہیں ملنی تھیں (جدول 4.1)۔

دریں اثنا، جولائی تا مارچ مئی 15ء کے دوران اخراجات میں 8.3 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال 8.7 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ اخراجات جاریہ 10 فیصد بڑھے جس کا بنیادی سبب انتظام عامہ اور سلامتی سے متعلق اخراجات اور صوبوں کی جانب سے انتظامی اخراجات ہیں۔ تاہم مالیاتی پیش رفت کا نمایاں وصف ترقیاتی اخراجات میں، خصوصاً صوبوں کی جانب سے، اضافہ ہے جو زیر جائزہ عرصہ کے دوران 46 فیصد بڑھ گئے۔

1 جولائی تا مارچ مئی 15ء کے دوران ایف بی آر کی ٹیکس وصولی اس مدت کے لیے آئی ایم ایف کے علامتی ہدف سے 71 ارب روپے کم تھی (آخر مارچ مئی 15ء کے لیے آئی ایم ایف کا علامتی ہدف 1,846 ارب روپے تھا)۔

جدول 4.1: مالیاتی کارروائیوں کا جائزہ (جولائی تا مارچ)				
رقم ارب روپوں میں، نمونہ فیصد میں				
سال بسال نمو	م 15ء	م 14ء	م 15ء	م 14ء
الف۔ محاصل	8.3	16.6	2,682.6	2,477.4
ٹیکس محاصل	12	18.2	2,063.2	1,841.8
جس میں سے ایف بی آر ٹیکسز	12.7	17.9	1,775.1	1,574.8
نان ٹیکس	2.5	12.1	619.5	635.6
ب۔ اخراجات	8.3	8.7	3,731.6	3,446.3
جاری	10.1	9.9	3,199.1	2,904.6
ترقیاتی	23.4	5.7	579.7	469.9
خالص قرض گاری	—	—	14.3	85.9
شمار پائی تفرق	—	—	-61.4	-14.1
مجموعی رقم	8.3	-7.4	-1,048.9	-968.9
رقم بطور فیصد جی ڈی پی				
مالیاتی			-3.8	-3.9
محاصل			-1.9	-1.7
ہیادی			-0.3	-0.2
ماخذ: وزارت خزانہ				

خسارے کی مالکاری کے اجزا
میزانی خسارے کی مالکاری کے اجزا بیرونی وسائل کی نسبتاً زائد دستیابی سے بہتر ہو گئے۔ جولائی تا مارچ م 15ء کے دوران بیرونی وسائل سے 137.8 ارب روپے کی خالص آمد کا اندراج ہوا جو کہ گذشتہ سال 107.1 ارب روپے رہا تھا۔ اس میں عالمی مالی منڈیوں میں ایک ارب ڈالر کے صکوک کا اجراء، اور کثیر طرفی رقوم شامل ہیں۔

ملکی ذرائع (بینک اور غیر بینک) سے مالکاری کا رجحان م 15ء کے دوران بھی لگ بھگ گذشتہ سال ہی کی طرح رہا (جدول 4.2)۔ تاہم بینکاری نظام میں حکومت نے فمرشل بینک مالکاری پر انحصار کیا اور مرکزی بینک کی بھاری رقوم واپس کیں (جیسا کہ باب 3 میں بحث ہو چکی ہے)۔

جدول 4.2: میزانی خسارے کی مالکاری (جولائی تا مارچ)			
ارب روپے			
م 15ء	م 14ء	م 13ء	
1,048.9	968.9	1,046.2	مجموعی مالکاری
137.8	107.1	-4.1	بیرونی
911.1	861.7	1,050.3	ملکی
469.4	436.9	856.6	بینک
426.5	424.8	193.7	غیر بینک
15.2			نچکاری
ماخذ: وزارت خزانہ			

وسائل کی قلت کی شکار معیشت میں بیرونی رقوم کی آمد اگرچہ خوش آئند ہے تاہم بیرونی قرضے کی واپسی مستقبل کے لیے اضافی خطرات رکھتی ہے۔ اسی طرح فمرشل بینکوں پر بھاری انحصار بقیہ معیشت کو قرضہ کی فراہمی متاثر کر سکتی ہے اور بینکوں میں خطرات سے گریز کا رویہ پروان چڑھا سکتی ہے۔

4.2 محاصل

پیٹرولیم مصنوعات پر سیلز ٹیکس شرح میں اضافے، ریگولیٹری ڈیوٹیز کے نفاذ، اور ممکنہ ٹیکس گزاروں کو نوٹس کی ترسیل جیسے اضافی ٹیکس اقدامات پر عمل درآمد کے باوجود ایف بی آر کی ٹیکس وصولی توقعات کے مطابق نہ بڑھ سکی۔ جولائی تا مارچ م 15ء کے دوران ٹیکس وصولی میں 12.7 فیصد کی معقول نمو دیکھی گئی جو کہ گذشتہ سال اسی عرصہ کے دوران 17.9 فیصد رہی تھی۔ اب م 15ء کی آخری سہ ماہی میں ایف بی آر کو وصولیاں 20.6 فیصد کی شرح سے بڑھانی ہوں گی تاکہ 2,605 ارب روپے کا نظر ثانی شدہ ہدف پورا کیا جاسکے۔²

² م 15ء کے وفاقی بجٹ میں ایف بی آر کا ہدف 2,810 ارب روپے مقرر تھا، دسمبر 2014ء میں نظر ثانی کر کے اسے 2,691 ارب روپے کیا گیا، جسے مزید کم کر کے 2,605 ارب روپے کر دیا گیا۔

مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

جدول 4.3: ایف بی آر ٹیکس وصولی (جولائی تا مارچ)					
ارب روپے					
فیصد نمو		حقیقی			
میں 15ء	میں 14ء	میں 15ء	میں 14ء	میزانی تخمینہ میں 15ء	
17.2	21.9	701.5	598.8	1,149.0	براہ راست
10.0	15.6	1,073.6	975.9	1,661.0	بالواسطہ
23.4	-0.7	208.9	169.3	284.0	کسٹمر
6.1	20.5	760.3	716.8	1,206.0	سیلز ٹیکس
16.0	14.0	104.3	89.9	171.0	فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی
12.7	17.9	1,775.1	1,574.8	2,810.0	مجموعہ
ماخذ: ایف بی آر					
جدول 4.4: غیر ٹیکس حاصل					
ارب روپے					
حقیقی جولائی تا مارچ					
میں 15ء	میں 14ء	میزانیہ میں 15ء (پورا سال)			
5.1	62.3	26.0	مارک اپ (پی ایس ایز اور دیگر)		
54.8	46.3	82.0	منافع منقسمہ		
222.5	205.0	270.0	اسٹیٹ بینک کا منافع		
154.3	77.8	140.0	دفاع (بشمول اتحادی سپورٹ فنڈ)		
61.0	59.5	81.0	گیس اور تیل پر رائلٹی		
12.0	13.1	20.0	پاسپورٹ اور دیگر ٹیکس		
6.7	13.6	20.0	خام تیل پر حاصل رعایت		
10.7	11.0	17.0	خام تیل کے عوض ونڈ فال لیوی		
26.7	12.3	35.0	بیرونی گرانٹس		
28.8	32.8	125.0	دیگر وفاقی		
36.9	34.7	58.0	صوبائی		
619.5	635.6	874.0	مجموعی غیر ٹیکس حاصل		
ماخذ: وزارت خزانہ					

ایف بی آر کے مجموعی محاصل میں براہ راست ٹیکسوں میں 17.2 فیصد نمو ہوئی، جس میں بڑا حصہ ود ہولڈنگ ٹیکسوں کا تھا۔³ ایف بی آر کے محاصل کا سب سے بڑا ذریعہ سیلز ٹیکس ہے جس میں جولائی تا مارچ مہ 15ء میں نمونہ صرف 6.1 فیصد ہوئی جبکہ گذشتہ سال اسی عرصہ کے دوران 20.5 فیصد رہی تھی (جدول 4.3)۔ نمو میں اس سست روی کے اہم اسباب یہ ہیں: (الف) پیٹرولیم مصنوعات اور خوردنی تیل کے نرخوں میں تیزی سے کمی کے باعث ان اشیاء کا سیلز ٹیکس (یہ مجموعی سیلز ٹیکس کا تقریباً نصف ہوتا ہے) کم جمع ہوا، اور (ب) کم رسد کی بنا پر کھادا اور قدرتی گیس سے سیلز ٹیکس کی وصولی میں کمی آئی۔

زیر جائزہ عرصہ کے دوران غیر ٹیکس محاصل میں سال بسال 2.5 فیصد کمی واقع ہوئی جس کی بنیادی وجہ حکومت کی طرف سے دیے گئے قرضوں پر مارک اپ میں کمی تھی (جدول 4.4)۔⁴ دریں اثنا، گرتے ہوئے غیر ٹیکس محاصل کو اتحادی سپورٹ فنڈ میں نسبتاً بلند آمد، منافع منقسمہ اور اسٹیٹ بینک کے منافع سے مدد ملتی رہی۔

4.3 اخراجات

جولائی تا مارچ مہ 15ء کے دوران مجموعی اخراجات میں نمو (شمارائی تضادات کو منہا کر کے) 9.6 فیصد رہی جو گذشتہ مالی سال کے اسی

عرصہ میں 12.1 فیصد رہی تھی (جدول 4.5)۔ تقریباً تمام بڑے اخراجات کی مددات میں تھوڑا اضافہ ہوا، ماسوائے سرکاری شعبے کے مجموعی

3 ود ہولڈنگ ٹیکس وسیع نوعیت کی اقتصادی سرگرمیوں پر عائد کیا جاتا ہے، مثلاً درآمدات برآمدات، تنخواہیں، منافع منقسمہ، بینک سود اور ترسکات، نقد رقم نکلوانا، کنٹریکٹ، بجلی کے بل، فون، وغیرہ۔ یہ براہ راست مجموعی ٹیکسوں کا 65 فیصد ہیں۔

4 گذشتہ سال سرکاری شعبے کے اداروں سے سودی آمدنی میں تیزی سے اضافہ ہوا جس کی وجہ (مہ 14ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران) بجلی کے شعبے میں گردش کرنے کی یکبارگی مطابقت تھی۔

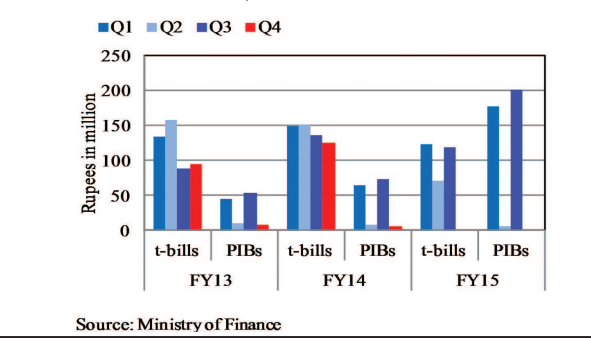
جدول 4.5: جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران مالیاتی اخراجات کا تجزیہ				
ارب روپے				
نمو	م س 14ء	م س 15ء	م س 14ء	م س 15ء
اخراجات جاریہ	2,904.6	3,199.1	9.9	10.1
وفاقی	2,083.2	2,255.8	10.4	8.3
جس میں سے				
سودی ادائیگیاں	909.1	974.5	17.7	7.2
دفاع	451.7	485.9	11.3	7.6
سلاستی اور نظم عامہ	60.0	66.4	12.1	10.6
دیگر	662.4	729.0	1.0	10.1
صوبائی	821.4	943.2	8.8	14.8
ترقیاتی اخراجات	469.9	579.7	5.7	23.4
سرکاری شعبے کا ترقیاتی پروگرام	393.0	499.4	3.5	27.1
دیگر ترقیاتی اخراجات	77.0	80.2	106.6	4.3
خالص قرض گاری	85.9	14.3	—	—
مجموعی اخراجات*	3,460.4	3,793.0	12.1	9.6
* ماسوائے شماریاتی تفرق کے				
ماخذ: وزارت خزانہ				

ترقیاتی پروگرام (پی ایس ڈی پی) اور صوبائی اخراجات جاریہ کے۔ اس مدت کے دوران سودی ادائیگیاں جنوری 2015ء میں پی آئی بی کوپن ادائیگیوں میں تیزی سے اضافے کے باوجود صرف 7.2 فیصد بڑھیں جو کہ گذشتہ سال اسی مدت میں 17.7 فیصد بڑھی تھیں۔⁵ دراصل تیسری سہ ماہی میں سودی ادائیگیوں میں ہونے والا اضافہ م س 15ء کی پہلی ششماہی میں سودی ادائیگیوں میں منفی نمو سے بڑی حد تک زائل ہو گیا (شکل 4.2)۔

جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران وفاقی غیر سودی اخراجات جاریہ 9.1 فیصد بڑھ گئے جبکہ گذشتہ سال اسی مدت کے دوران یہ 5.3 فیصد بڑھے تھے۔ اس کی بنیادی وجہ گرانٹس (صوبوں کے علاوہ)، دفاع، اور انتظام عامہ اور سلاستی پر اخراجات میں ہونے والا اضافہ ہے۔ صوبائی اخراجات جاریہ بھی اس مدت میں 14.8 فیصد بڑھے جبکہ م س 14ء کی اسی مدت کے دوران یہ 8.8 فیصد بڑھے تھے، یہ آئین میں اٹھارہویں ترمیم کے بعد صوبوں کے بڑھتے ہوئے کردار کی طرف اشارہ ہے۔

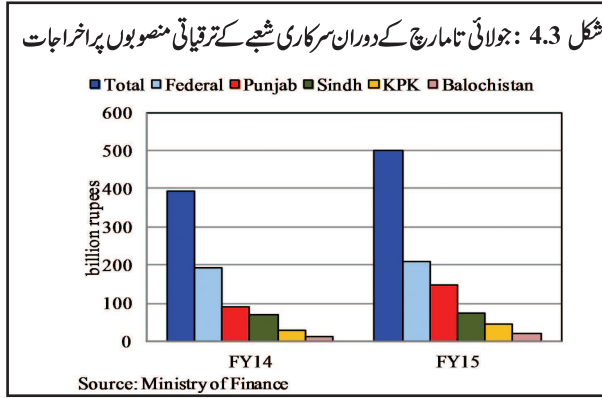
دفاعی اخراجات جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران 7.6 فیصد (34.4 ارب روپے) بڑھ گئے۔ اسی طرح انتظام عامہ اور سلاستی کے امور پر اخراجات میں 10.6 فیصد اضافہ ہوا جس کا مقصد دہشت گردی کو کچلنا اور ملک میں سلامتی کی مجموعی صورت حال کو بہتر بنانا تھا۔

شکل 4.2: جولائی تا مارچ کے دوران ٹی بلوں اور پی آئی بی پر سہ ماہی سودی ادائیگیاں



Source: Ministry of Finance

5 حکومت کے ملکی قرضے میں پی آئی بی کے تناسب میں حالیہ اضافے کے ساتھ، قرضے کی واپسی جولائی اور جنوری میں تیزی سے بڑھی جب پی آئی بی پر 6 ماہی کوپن ادائیگی کا وقت آیا۔ اگر صرف تیسری سہ ماہی کا جائزہ لیا جائے تو ملکی قرضے کی واپسی میں اس سہ ماہی کے دوران پی آئی بی کی کوپن کی بنا پر 30.6 فیصد سال بسال اضافہ دیکھا گیا۔ پی آئی بی کے 6 ماہی کوپن کی اگلی ادائیگی جولائی 2015ء میں ہوئی ہے۔



تاہم یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ وفاقی اور صوبائی حکومت کے ترقیاتی اخراجات جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران 23.4 فیصد بڑھے جبکہ م س 14ء کی اسی مدت کے دوران ان میں 5.7 فیصد اضافہ ہوا تھا (شکل 4.3)۔ خاص طور پر صوبائی حکومتوں نے اپنے ترقیاتی مصارف میں تیزی سے اضافہ کیا اور اپنی سالانہ میزانی رقم کا تقریباً 45 فیصد اسی مدت میں استعمال کیا جبکہ م س 14ء کی اس مدت میں یہ شرح 32.5 فیصد تھی۔

4.4 صوبائی مالیاتی سرگرمیاں

جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران صوبوں کے بجٹ فاضل رقوم دکھاتے رہے البتہ یہ گزشتہ سال کی اسی مدت کی رقوم سے کم تھیں (جدول 4.6)۔ معلوم ہوتا ہے کہ صوبوں نے فاضل رقوم جمع کرنے کے بجائے ترقیاتی اخراجات پر توجہ دی ہے۔ نیز، ان کے اخراجات جاریہ میں گزشتہ سال کی جولائی تا مارچ مدت کے مقابلے میں رواں مالی سال کی اس مدت کے دوران 6 فیصدی درجے سے زائد نمو ہوئی۔

مزید برآں، صوبوں نے وفاقی محاصل سے منتقلیوں پر انحصار جاری رکھا ہوا ہے، اور سوائے صوبہ سندھ کے، کوئی صوبہ اپنے محاصل پیدا کرنے

جدول 4.6: جولائی تا مارچ کے دوران صوبائی مالیاتی سرگرمیاں										
ارب روپے										
پنجاب		سندھ		خیبر پختونخوا		بلوچستان		تمام صوبے		
م س 15ء	م س 14ء	م س 15ء	م س 14ء	م س 15ء	م س 14ء	م س 15ء	م س 14ء	م س 15ء	م س 14ء	
626.7	549.6	387.8	358.1	208.4	212.3	138.3	128.0	1248.0	361.1	الف۔ مجموعی محاصل
515.3	460.9	295.5	280.4	180.1	168.8	116.6	107.6	1017.8	107.5	وفاقی محاصل میں حصہ
70.0	69.0	56.1	65.8	9.0	7.5	2.0	1.8	136.2	145.1	ٹیکس
16.8	15.5	3.9	6.3	11.5	11.6	3.8	2.1	34.7	36.8	غیر ٹیکس
24.6	4.1	17.7	20.1	23.0	9.2	14.6	17.7	59.4	71.6	وفاقی قرضے اور منتقلیاں
598.7	486.6	338.5	299.5	201.8	158.7	105.5	86.3	1031.1	244.5	ب۔ مجموعی اخراجات
449.0	397.8	264.0	228.8	156.7	130.0	83.3	74.8	831.4	953.0	جاریہ
149.7	88.8	74.5	70.7	45.1	28.7	22.2	11.5	199.7	291.5	ترقیاتی
28.0	63.0	49.3	58.6	6.6	53.6	32.8	41.7	216.9	116.7	مجموعی رقم*

* مالکاری پہلو سے لی گئی صوبائی رقوم شماریاتی تفریق کی بنا پر ان اعداد و شمار سے مختلف ہو سکتی ہیں۔

ماخذ: وزارت خزانہ

میں قابل ذکر کوشش نہیں دکھاسکا ہے۔ یہ صورت حال پاکستان جیسے ملک میں مجموعی وسائل اکٹھے کرنے کے حوالے سے تشویش کا سبب ہے، جس کا ٹیکس اور جی ڈی پی کا باہمی تناسب خطے میں پہلے ہی پست ترین ہے۔ اس صورت حال کا سبب یہ ہے کہ زراعت اور خدمات (جن کا جی ڈی پی میں نمایاں حصہ ہے) اپنی صلاحیت کے مطابق اپنا حصہ قومی خزانے میں نہیں ڈال رہے ہیں، کیونکہ (الف) ایف بی آر کو خدمات پر سیز ٹیکس اور زراعت پر انکم ٹیکس نافذ کرنے کا اختیار نہیں، ان شعبوں پر صوبوں کا اختیار ہے، اور (ب) صوبے ان شعبوں سے محاصل جمع کرنے کے لیے نمایاں کوششیں نہیں کر رہے۔ اس ساختی مسئلے کے حل کے لیے وفاقی اور صوبائی ٹیکس اداروں کے مابین قریبی اشتراک کی فوری ضرورت ہے۔

4.5 سرکاری قرضہ

پاکستان کے سرکاری قرضوں کا حجم جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران 933.6 ارب روپے بڑھ کر آخر مارچ 2015ء کو 17.4 ٹریلین روپے تک جا پہنچا (جدول 4.7)۔ سرکاری قرضے میں ہونے والا یہ اضافہ پورے کا پورا ملکی قرضے کی بنا پر ہوا جبکہ اس مدت کے دوران بیرونی قرضے میں باز قدر پیمائی کے فوائد کی بنا پر خالص کمی درج کی گئی۔ یہ بات حوصلہ افزا ہے کہ زیر جائزہ مدت کے دوران سرکاری قرضے میں اضافہ گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں نمایاں طور پر کم رہا۔

جدول 4.7: پاکستان کے سرکاری قرضے کا خاکہ						
ارب روپے						
بہاؤ			اسٹاک			
م س 15ء			جولائی تا مارچ		جون 14ء	
تیسری سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	م س 15ء	م س 14ء	مارچ 15ء	جون 14ء
380.2	332.9	220.5	933.6	1,322.9	17,375.9	16,442.3
413.4	412	191.3	1,016.5	1,314.5	12,044.8	11,028.3
-33.2	-79.0	29.3	-83.0	8.4	5,331.0	5,414.0
-51.6	-126.3	20.3	-157.6	62.3	4,633.8	4,791.3
19.8	58.3	1.7	79.8	-78.2	378.2	298.4
-1.4	-11.1	7.2	-5.2	24.3	319.0	324.2
ماخذ: اسٹیٹ بینک						

ملکی قرضہ

جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران تقریباً 13.1 فیصد میزانی خسارہ بیرونی قرض گیری سے پورا کیا گیا، اس کے برعکس گذشتہ مالی سال اس مدت کے دوران تمام کام تمام مالیاتی خسارہ ملکی ذرائع سے پورا کیا گیا تھا۔ نجکاری سے ملنے والی رقوم، کشمیر طرفی رقوم کی بحالی، اور صکوک کے اجرا کی وجہ سے ملکی قرضہ اکٹھا ہونے کا عمل سست ہو گیا ہے (جدول 4.8)۔

پاکستان کا ملکی قرضہ جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران مطلق معنوں میں ایک ٹریلین بڑھ گیا جبکہ گذشتہ سال اس مدت میں یہ 1.3 ٹریلین بڑھا

مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

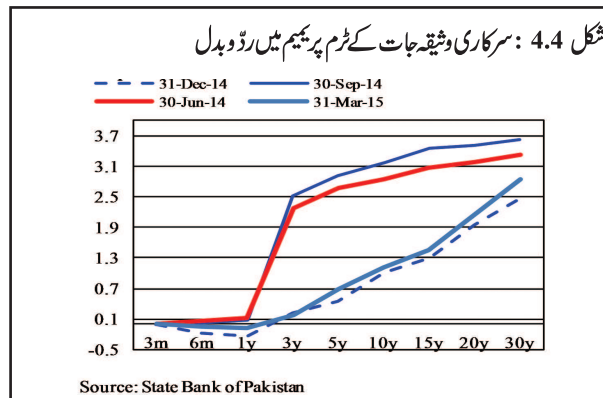
جدول: 4.8: حکومت کے ملکی قرضے میں مطلق فرق		
ارب روپے		
جولائی تا مارچ مہ 14ء	جولائی تا مارچ مہ 15ء	
1314.5	1016.6	حکومت
948.4	829.5	مستقل قرضہ
		جس میں سے
1043.4	779.7	پی آئی بیز
237.4	-33.1	رواں قرضہ
		جس میں سے
-263.6	571.6	ایم ٹی بیز*
501	-604.7	ایم آر ٹی بیز
128.8	220	غیر قرضہ
-0.07	0.12	غیر ملکی کرنسی
* مہ 14 میں 276.1 ارب روپے مالیت کے ایم ٹی بیز کی یکمشت فروخت بھی شامل ہے۔		
ماخذ: اسٹیٹ بینک		

تھا۔ ملکی قرضے کے اجزائے ترکیبی میں گزشتہ سال کی نسبت خاصا فرق آیا ہے، کیونکہ حکومت نے پی آئی بی اور ٹی بلوں کے ذریعے بھاری قرض گیری کی اور ان رقم کی مدد سے مرکزی بینک کا کچھ قرضہ واپس کیا۔

ٹی بلوں کے ذریعے پھر سے رقوم اکٹھی کی

جانے لگیں

مہ 15ء کی پہلی ششماہی کے دوران بینک گرائی اور ٹرم پریٹیم میں تیزی سے کمی کی بنا پر اپنی رقوم پی آئی بیز میں لگا رہے تھے تاہم مالی سال کی تیسری سہ ماہی کے دوران ٹی بلوں میں بینکوں کی دلچسپی بحال ہوتی دکھائی دی۔ صرف تیسری سہ ماہی میں 506.9 ارب روپے کے تیز رفتار اضافے کے ساتھ ٹی بلوں کا



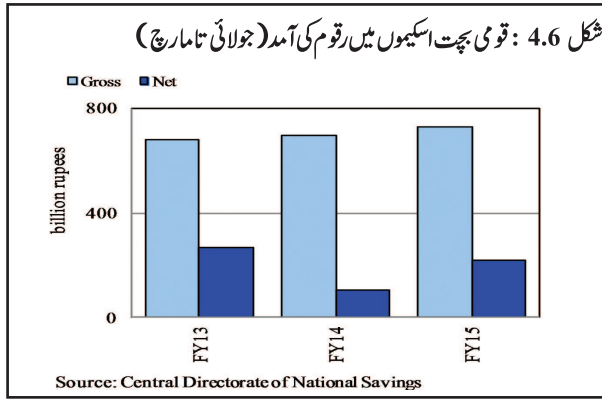
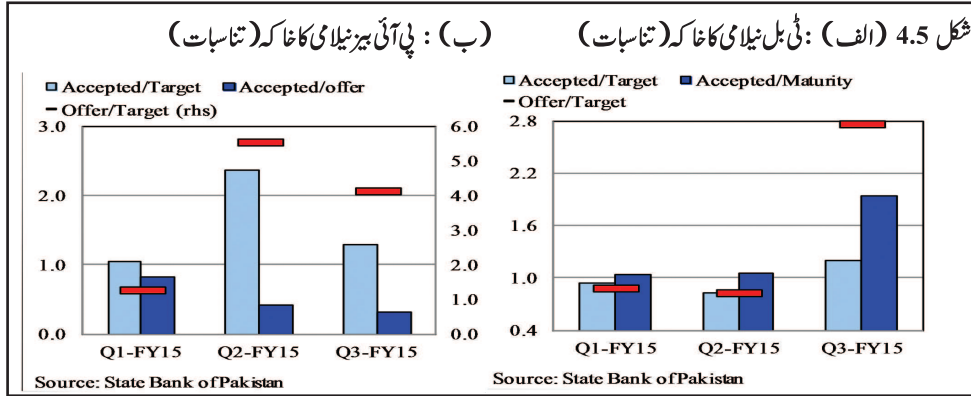
مجموع ملکی قرضے میں آخر مارچ 2015ء تک حصہ 19.3 فیصد تک جا پہنچا جبکہ آخر جون 2014ء تک یہ 15.8 فیصد تھا۔ شرح سود میں کمی کے حوالے سے مارکیٹ کی توقعات نے ٹی بلوں کی طلب بڑھانے میں اپنا کردار ادا کیا ہے، جس کی عکاسی پی آئی بی کے لیے ٹرم پریٹیم میں تیزی سے کمی سے بھی ہوتی ہے۔⁶ پی آئی بیز اور تین ماہی ٹی بلوں کے مابین ٹرم پریٹیم سال کے پہلے نو ماہ کے دوران نمایاں طور پر کم ہو گیا (شکل 4.4)۔

ٹی بلوں میں 12 ماہی ٹی بل کمرشل بینکوں کے لیے پسندیدہ وثیقہ بنے رہے۔ ٹی بل کی نیلامیوں میں کمرشل بینکوں کی پیش کردہ رقم مہ 15ء کی تیسری سہ ماہی کے اہداف سے نمایاں طور پر بلند تھی (شکل 4.5)۔ اسی طرح حکومت نے بھی ہدف سے زائد حجم کی بولیاں منظور کیں۔

تیسری سہ ماہی میں، ٹی بلوں کی طرح پی آئی بیز کے لیے پیش کردہ رقوم بھی ہدف سے خاصی بلند تھیں۔⁷ اسی طرح حکومت نے بھی ہدف کے

6 مختلف میعادوں کے سرکاری وثیقہ جات پر ٹرم پریٹیم کا تخمینہ 3 ماہی ٹی بل کے حوالے سے لگایا جاتا ہے۔

7 دوسری سہ ماہی کے مقابلے میں تیسری سہ ماہی کے دوران پیشکش اور ہدف کا باہمی تناسب گر گیا، تاہم یہ 4 کے قریب رہا جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ پی آئی بیز میں جدولی بینکوں کی دلچسپی برقرار ہے۔



مقابلے میں پی آئی بی کی بلند رقوم قبول کیں تاہم دوسری سہ ماہی کے مقابلے میں تیسری سہ ماہی میں یہ نمایاں طور پر کم رہیں، کیونکہ حکومت قلیل مدتی آلات کی طرف متوجہ ہو گئی۔

قومی بچت اسکیموں یعنی غیر بینک ذرائع سے سرکاری قرض گیری گذشتہ سال کی طرح ہوتی رہی، حالانکہ ان اسکیموں پر شرح منافع کم کر دی گئی تھی۔⁸ خام طور پر رقوم جولائی تا مارچ م س

15ء کے دوران 4.7 فیصد اضافے کے ساتھ جمع ہوئیں، تاہم قومی بچت اسکیموں کے ذریعے رقوم کی خالص آمد اس مدت کے دوران تقریباً دگنی ہو گئی، اور اسکیموں کی رقوم میں تبدیلی گذشتہ سال سے نمایاں طور پر کم رہی (شکل 4.6)۔

سرکاری بیرونی قرضہ

جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران پاکستان کے بیرونی قرضہ و واجبات کا حجم نمایاں طور پر 2.5 ارب ڈالر کم ہو کر آخر مارچ 2015ء کو 52.3 ارب ڈالر رہ گیا (جدول 4.9)۔ اس کا بنیادی سبب بڑی کرنسیوں کے مقابل امریکی ڈالر کی قدر بڑھنے سے 4.4 ارب ڈالر کے قدر پیمائی فوائد (revaluation gain) تھے، جس نے اس مدت کے دوران بیرونی قرضہ و واجبات میں ہونے والے اضافے کو زائل کر دیا۔⁹

آئی ایم ایف کے چھٹے جائزے کی کامیاب تکمیل پر مارچ 2015ء میں پاکستان کو آئی ایم ایف کے تحت 498.3 ملین ڈالر موصول ہوئے۔ جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران آئی ایم ایف سے رقوم کی مجموعی آمد، اس مدت کے دوران اسے کی گئی ادائیگیوں سے بلند رہی۔ اسی طرح

⁸ قومی بچت اسکیموں کی شرح میں مجموعی طور پر 200 بی پی ایس کی ہوئی جس سے وہ یکم اپریل 2015ء کو عشرے کی پست سطح تک پہنچ گئی۔

⁹ ڈالر کے مقابل دیگر کرنسیوں میں سے یورو اور جاپانی ین کی قدر میں کی بیرونی قرضہ و واجبات میں بالترتیب ایک ارب ڈالر اور 1.2 ارب ڈالر کی کاباعت ہوئی۔

مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران سرکاری شعبے کو ملنے والے بیرونی قرضے میں نمو 67.3 فیصد رہی (جدول 4.10)۔ دوسری سہ ماہی کے دوران صکوک کے اجرا کے علاوہ بھاری اضافہ اسلامی ترقیاتی بینک، ایشیائی بینک اور چین کی طرف سے قرضے کی فراہمی سے ہوا۔¹⁰

جدول 4.9: سرکاری بیرونی قرضہ و واجبات						
ارب ڈالر						
آمد						
اسٹاک			جولائی تا مارچ		م س 15ء	
جنوری 14ء	مارچ 15ء	م س 14ء	م س 15ء	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	تیسری سہ ماہی
54.8	52.3	0.6	-2.5	-1.8	0.4	-1.1
48.5	45.5	1.0	-3.0	-1.6	-0.2	-1.2
3.0	3.7	-0.8	0.7	-0.1	0.6	0.1
3.3	3.1	0.3	-0.2	-0.1	0.0	-0.1
ماخذ: اسٹیٹ بینک						

جدول 4.10: بیرونی قرضے کی وصولی (جولائی تا مارچ)			
ملین ڈالر			
مطلق فرق	م س 15ء	م س 14ء	م س 13ء
1,521.2	3,781.2	2,259.9	مجموعہ
1,000.0	1,000.0	0.0	بانڈ ہولڈر (صکوک)
578.7	987.4	408.8	آئی بی ڈی
261.0	564.9	303.9	چین
39.3	364.3	325.0	ایشیائی بینک
1.2	244.5	245.6	برطانیہ
29.1	209.4	238.4	آئی ڈی اے
95.1	16.9	112.0	عالمی بینک
29.8	108.2	78.4	جاپان
0.5	77.5	78.0	امریکہ
272.5	50.0	322.5	بینکوں کا کنسورٹیم
34.8	18.0	52.8	سعودی عرب
45.7	140.2	94.5	دیگر
ماخذ: اقتصادی امور ڈویژن، اسلام آباد			

پاکستان کے بیرونی قرضوں کی واپسی گزشتہ سال کی نسبت جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران 31.9 فیصد کم ہو گئی، اس میں آئی ایم ایف اور دیگر کثیر طرفی قرض دہندگان کو واپسی شامل ہے۔¹¹

قرضے کی واپسی میں کمی کے ساتھ ساتھ زرمبادلہ ذخائر میں اضافے کے نتیجے میں ملک کی ادائیگی قرض کی استعداد بہتر ہو گئی۔ بالخصوص بیرونی قرضہ واپسی اور زرمبادلہ آمدنی کا جو تناسب جون 2014ء میں 13.3 فیصد تھا، وہ مارچ 2015ء میں گر کر 9 فیصد رہ گیا۔ تاہم بیرونی قرضے کی واپسی کی ملکی استعداد کے حوالے سے درمیانی مدت میں خطرات سے نمٹنے میں احتیاط کی ضرورت ہے۔ بہ الفاظ دیگر، بیرونی قرضہ کی واپسی کے لیے قرضہ بڑھانے والے زرمبادلہ کی آمد پر انحصار کرنے کے بجائے ضرورت اس بات کی

ہے کہ قرضہ نہ بڑھانے والی رقوم پر زیادہ توجہ دی جائے مثلاً بیرونی براہ راست سرمایہ کاری، برآمدات وغیرہ۔ یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے

¹⁰ چین کی طرف سے قرضوں کی فراہمی زیادہ تر بجلی کے منصوبوں کے لیے ہے، جبکہ ایشیائی بینک سماجی شعبے کی ترقی کے لیے قرضے دے رہا ہے۔ اسلامی ترقیاتی بینک سے قرض گیری میں قلیل مدتی مالکاری شامل ہے جو غام تیل کی درآمد کی مالکاری کے لیے امر ایجو انظام پر مبنی ہے۔

¹¹ جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران بنیادی رقم کی ادائیگی میں آئی ایم ایف کو ایک ارب ڈالر اور دیگر کثیر طرفی قرض دہندگان کو 935 ملین ڈالر شامل ہیں۔

کہ مستقبل میں قرضے کی واپسی بڑھتی جائے گی کیونکہ:

- (i) 10 سالہ یورو بانڈز جو 2005-06ء میں جاری کیے گئے (500 ملین ڈالر) اور 2006-07ء میں جاری کیے گئے (750 ملین ڈالر) ان کی عرصیت م س 16ء اور م س 17ء میں پوری ہو جائے گی، اور
- (ii) آفیشل ڈیولپمنٹ اسٹینڈس (اوڈی اے) کے تحت ری شیڈول کیے گئے پیرس کلب کے قرضے کی واپسی م س 17ء سے شروع ہو گی۔¹²

12 پاکستان کی طرف سے پیرس کلب کے قرض دہندگان کو واجب الادا 12.5 ارب ڈالر کے مجموعی اسٹاک کاری شیڈولنگ معاہدہ دسمبر 2001ء میں ہوا۔ اس میں 8.8 ارب ڈالر کے اوڈی اے قرضے اور 3.6 ارب ڈالر کے غیر اوڈی اے قرضے شامل ہیں۔